



JIHĀT-UL-ISLĀM  
Vol: 16, Issue: 01, Jul - Dec 2022

**OPEN ACCESS**  
JIHĀT-UL-ISLĀM  
pISSN: 1998-4472  
eISSN: 2521-425X  
www.jihat-ul-islam.com.pk

اخذ تفسیر میں تابعین کے مناہج: تحقیقی مطالعہ

*Methodologies of the Tābi'īn regarding Derivation of  
the Quranic Exegesis: Research Study*

**Dr. Yasir Farooq**

Lecturer, Department of Islamic Studies,  
Ghazi University, Dera Ghazi Khan.

**Dr. Erum Fatima**

Lecturer, Department of Islamic Studies,  
Women University, Swabi Pakistan

**ABSTRACT**

*In the era of Tabi'īn, three major schools of Qur'anic exegeses were involved in the exegetical services. The first school of Makkah, in which high-ranking personalities like Saeed ibn-e Jubayr, Ikrimah Maula Ibn-e Abbas, and Mujahid ibn-e Jubayr were interested in the interpretation of the Qur'an. The second major school of exegesis was Madinians, where high academic ranks such as Urwa Ibn-e Zubayr, and Sulayman Ibn-e Yasar were nominated. Similarly, the third school was in Kufa, where scholars like Hasan Basri and Qatadah were enlightened with the knowledge of Quranic exegesis. In the article under review, the methodology of Tabi'īn has been made the subject of discussion in the interpretation, which has two parts. In the first part, the methods of exegesis derivation of the Tabi'īn have been described, as how they obtained the exegesis from their teachers and companions of the Holy Prophet (PBUH). While in the second part, the exegetical method is described. In this regard, first of all, the diversity in Tafsir al-Qur'an has been described with examples. Then in Tafsir al-Qur'an with the Sunnah, the methodology was clarified. In which the interpretation of the verses is explained with examples through the ahadith. After this is the statement of the Tafsir al-Qur'an by the companions. Then Tafsir al-Qur'an by Ijtihad and by language and similar methods of deriving exegesis has been arranged.*

**Keywords:** Tafsir al-Qur'an; Tabi'īn; Exegetical Schools, Interpretations.

تعارفِ موضوع:

قرآن مجید کے علوم و معانی اور حقائق کی گرہ کشائی اور اسرار و حکم کی جستجو و تلاش کا سلسلہ اس وقت سے جاری ہے جب یہ محمد



**Methodologies of the Tābi'īn regarding Derivation of  
the Quranic Exegesis: Research Study**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس خدمت میں جہاں صحابہ کرامؓ جیسی ہستیوں نے حصہ لیا وہیں تابعین عظام بھی اس کارِ عظیم میں قدم بہ قدم پر ان کے شانہ بہ شانہ رہے۔ قرآن کریم کی تفسیر کے سلسلے کا آغاز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو گیا تھا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ نے اس میدان میں اپنی خدمات پیش کیں۔ پھر صحابہ کرامؓ نے تفسیری سرمایہ آگے اپنے تلامذہ تابعین عظام کو منتقل کیا۔ صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین کا زمانہ تقریباً 70 یا 80 سال کے عرصہ پر محیط ہے۔ عصر تابعین میں تفسیر کے تین بڑے مدارس تھے۔ مدرسہ مکہ جس میں سعید بن جبیر، عکرمہ مولیٰ ابن عباس اور مجاہد بن جبیر جیسی بلند پایہ شخصیات تفسیر کے موتی بکھیر رہے تھے۔ تو دوسرا بڑا تفسیری مدرسہ مدینہ منورہ تھا جہاں عروہ ابن زبیر، سلیمان بن یسار جیسی بلند پایہ علمی رتبہ رکھنے والی ہستیاں تھیں۔ اسی طرح تیسرا مدرسہ کوفہ میں تھا جس میں حسن بصری اور قتادہ جیسے جہاں علم تفسیر کی روشنی سے لوگوں کو منور کر رہے تھے۔ مقالہ کا تحقیق موضوع "اخذ تفسیر میں تابعین کا منہج" ہے۔ عام طور پر تفسیر بالماثور کے چار ماخذ بیان کئے جاتے ہیں۔ قرآن، سنت، اقوال صحابہ، اقوال تابعین۔ جب ہم اردو تقاسیر کو دیکھتے ہیں تو مفسرین کرام اپنی تفسیر یا دیگر افراد آیت کا مطلب بیان کرتے ہوئے براہ راست اقوال تابعین سے تفسیر اخذ کرتے ہیں۔ اولاً قرآن و سنت یا اقوال صحابہ کی طرف رجوع بہت کم کرتے ہیں۔ ضروری تھا کہ تفسیر کے حوالے سے تابعین کے منہج کو واضح کیا جائے۔

**سابقہ تحقیقات کا جائزہ:**

- اردو میں اس موضوع پر اس سے پہلے کبھی کام نہیں ہوا۔ البتہ تابعین کی تفسیر کے حوالے سے درج ذیل دو مضامین مطبوع ہیں:
- حافظ عبد اللہ، تابعین عظام اور تفسیر اصول تفسیر، مجلہ الاضواء، شمارہ 25، 2010ء۔
  - الطاف حسن، صفیہ آفتاب، فرح ناز، اخوند میمن، تابعین کرام کا مقام اور ان کی علمی و ادبی خدمات، مجلہ اصول دین، جلد 2، شمارہ 2 (2018)۔

**بنیادی سوال:**

تابعین کا تفسیر قرآن میں اخذ و استفادہ کا اسلوب کیا ہے؟  
تابعین کے اخذ تفسیر قرآن کے منہج کی خصوصیات کیا ہیں؟

**اخذ تفسیر کے طریقے:**

اخذ تفسیر کے بھی وہی طریقے ہیں جو اخذ حدیث کے ہیں جیسے سماع، کتابت وغیرہ۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں علم تفسیر اور حدیث کی ایک ہی مجالس قائم ہوتی تھیں۔

**۱۔ سماع تفسیر:**

تفسیر کو حاصل کرنے کا یہ ایک بنیادی اور ابتدائی ذریعہ تھا۔ اہل عرب کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حافظہ عطا کیا تھا۔ جس کی بدولت وہ اشعار، خطبات اور ضرب الامثال وغیرہ ہزاروں کی تعداد میں زبانی یاد کر لیتے تھے۔ صرف اپنے ہی نہیں بلکہ اپنے

گھوڑوں تک کے نسب نامہ از بر تھے۔ بعض اوقات کسی بات کو صرف ایک بار سن کر یاد رکھ کر پوری طرح یاد کر لیتے تھے۔ صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو قید تحریر میں لانے کی بنسبت سماع کے ذریعے زبانی حفظ کرنے کو ترجیح دی۔ صحابہ کرام کے بعد حضرات تابعین میں حفظ کی بے حد اہمیت رہی۔ ان کے ہاں حفظ کی قوت اور اس کی کمزوری خصوصی دلچسپی کا باعث رہا ہے۔ ذیل میں کچھ تابعین کے واقعات اور اقوال کو ذکر کیا جاتا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ تابعین نے تفسیر میں سماع کیسے کیا۔ مفسر تابعی حضرت مجاہدؒ کو اللہ تعالیٰ نے وہی طور پر غیر معمولی حافظہ عطا کیا تھا۔ آپ جو چیز بھی سنتے بلاستیعاب یاد ہو جاتی تھی۔ آپ نے حضرت ابن عباسؓ سے تفسیر کو اس طرح سے لیا کہ حضرت مجاہدؒ حضرت ابن عباسؓ کے سامنے قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اور سمجھنے کے لئے ہر آیت پر ٹھہرتے۔ حضرت مجاہدؒ کے بقول میں نے تین مرتبہ حضرت ابن عباسؓ کے سامنے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی اور ہر آیت پر ٹھہرتا اور پوچھتا کہ یہ کب اور کیسے نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباسؓ اپنے علوم حضرت سعید بن جبیرؒ میں منتقل کرنے میں بڑا اہتمام فرماتے۔ اس اہتمام اور توجہ کا نتیجہ تھا کہ ایک دن حضرت ابن عباسؓ نے حضرت سعید بن جبیرؒ سے وصیت کی کہ تم مجھے میری احادیث سناؤ، بے شک تم نے مجھ سے بہت ساری احادیث حفظ کی ہیں۔<sup>2</sup> اسی لئے ابن خلکان نے یہ کہا کہ آپ نے تفسیر کو ابن عباسؓ سے سماع کیا ہے اور ان سے اکثر روایت کرتے ہیں۔<sup>3</sup> حضرت قتادہ نابینا تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو حافظہ باکمال دیا تھا۔ ہر چیز صرف سن کر حفظ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کے سامنے صحیفہ جابر پڑھا گیا تو آپ نے اس کو حفظ کر لیا۔<sup>4</sup>

غرض یہ کہ تابعین اور ان کے بعد کے ادوار میں حفظ پر اعتماد کیا جاتا رہا۔ کتابت اگرچہ علم کی حفاظت کا ایسا ذریعہ ہے جس نے انسانوں کو بہت سے کمزوریوں خصوصاً ضعف حافظہ کا علاج کر دیا ہے۔ لیکن کتابت کے ارتقاء تک سماع (حفظ) تفسیر لینے کا موثر ذریعہ تھا۔

## ۲۔ مذاکرہ تفسیر:

حفظ اگرچہ انسان کا انفرادی وصف ہے۔ جس کا تعلق انسان کی صلاحیت سے ہے تاہم اس کا استحکام اجتماعی عمل سے ممکن ہے۔ یہی اجتماعی عمل مذاکرہ ہے۔ کیونکہ بار بار دہرانے سے نہ صرف حفظ کرنا آسان ہو جاتا ہے بلکہ اس سے حافظہ کی کمزوری کا سدباب بھی کیا جاسکتا ہے۔ حدیث مبارکہ بھی چونکہ قرآن پاک کی ہی تفسیر ہے اور صحابہ و تابعین کے زمانہ میں تفسیر اور حدیث مبارکہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی۔ اس لئے صحابہ "تابعین" کو احادیث مبارکہ کا مذاکرہ کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ جیسے ابو نضرہؓ کے مطابق ابو سعید خدریؓ کے بقول حدیث میں گفتگو کیا کرو کیوں کہ ایک حدیث دوسری حدیث کو تازہ کرتی ہے۔<sup>5</sup> تابعین کی روش یہ تھی کہ وہ کبھی کبھی گفتگو میں بحثیں بھی کیا کرتے تھے۔ مگر اس معاملہ میں ان کی کوشش یہی ہوتی کہ ذہنی کشمکش اور مناظرے کا رنگ پیدا نہ ہو، بلکہ جہاں تک ہو سکے اذہان کو کج بحثوں سے ہٹا کر احکام کی پابندی کی راہ پر لگایا جائے مثلاً محمد بن سیرینؒ سے ایک مرتبہ بعض لوگوں نے مسئلہ جبر و قدر کے متعلق پوچھا! تو ان کا جواب دیتے ہوئے ابن سیرینؒ نے یہ آیت تلاوت کی "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ" مطلب یہ تھا کہ اس طرح کے مسائل میں وقت برباد کرنے کی بجائے عمل خیر کرو کہ اسی کا حکم تمہیں دیا گیا ہے۔<sup>6</sup> حضرت عطاء بن ابی رباحؒ کے نزدیک کہ ہم جابر بن عبد اللہؓ سے احادیث سن کر آتے تو مل کر یاد کرتے اور ابو الزبیر

محمد بن مسلمہ ہم سب سے زیادہ احادیث کو یاد رکھنے والے تھے۔<sup>7</sup>

### ۳۔ کتابت تفسیر:

عرب قبل از اسلام کتابت جانتے تھے اور اہم تاریخی واقعات کو پتھروں، ہڈیوں، کھجور کی شانخوں چمڑے کے ٹکڑوں، باریک چمکلوں وغیرہ پر لکھا کرتے تھے۔ عرب کے ممتاز شعراء نے اپنے منتخب قصائد بیت اللہ کے اندر آویزاں کئے تھے۔ صحابہ کرام کی کتابت کی ترغیب دینے کی وجہ سے ان کے تلامذہ تابعین اور پھر ان کے تلامذہ یعنی تبع تابعین نے تفسیر وحدیث کے بہت سے مجموعہ لکھ کر محفوظ کر لیے تھے۔ جیسے تفسیر مجاہدؒ۔ یہ پہلی تفسیر ہے جسے عہد تابعین میں تحریر کیا گیا۔ ابن ابی ملیکہ کے مطابق میں نے مجاہد کو دیکھا وہ تفسیر قرآن کے بارے میں ابن عباسؓ سے سوال کرتے تھے اور ان کے پاس تختیاں ہوتی تھیں اور ابن عباسؓ نے فرمایا: لکھو، یہاں تک کہ انہوں نے سوال کے ذریعے پوری تفسیر پوچھ لی۔<sup>8</sup> سعید بن جبیرؒ کے بقول کہ میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس بیاض لے کر جاتا اور لکھتا۔ جب وہ پر ہو جاتی، تو چمڑے پر لکھتا جب وہ بھی پر ہو جاتی تو پھر میں اپنے ہاتھ پر لکھتا۔<sup>9</sup> حضرت سعید بن جبیرؒ کے بعد کبار تابعین میں سے حضرت ابن عباسؓ کے تلمیذ خاص "ابوالعالیہ" رفیع بن مہران ریاحی بصری نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی۔ امام ذہبیؒ ان کا تذکرہ یوں کرتے ہیں کہ ابو بکر بن ابی داؤد کے مطابق صحابہ کے بعد ابوالعالیہ اور پھر سعید بن جبیر سے زیادہ قرآن حکیم جاننے والا کوئی نہیں ہے۔<sup>10</sup> گویا سعید بن جبیر کے مقابلہ میں ابوالعالیہ کا درجہ تفسیر میں بلند ہے۔ حضرت ابوالعالیہ کی یہ تفسیر اصل میں حضرت ابی بن کعبؓ صحابی کی تفسیر کا مجموعہ تھا۔ ابی بن کعبؓ سے اسے ابوالعالیہ نے اور ان سے ربیع بن انس نے اور ان سے ابو جعفر الرازی نے روایت کیا ہے۔ یہ سلسلہ سند صحیح ہے۔ مفسرین اور محدثین نے اپنی اپنی کتب میں خوب اس تفسیر سے استفادہ کیا ہے۔<sup>11</sup> اسماعیل بن عبد الرحمن السدیؒ نے قرآن کی تفسیر تالیف کی۔<sup>12</sup> اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ تابعین میں سے ہر ایک تابعی نے تفسیر میں کتاب تحریر فرمائی ہے جو انہی کے نام سے مشہور ہوئی جیسے تفسیر مجاہدؒ۔

### تحمل واداء:

تابعین حضرات تفسیر میں تحمل واداء یعنی اخذ وروایت کا اہتمام کرتے تھے۔ یہ ان کے تفسیری منہج کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ اخذ روایت میں سب سے نمایاں نام اسماعیل سدیؒ کا ہے۔ تابعین میں سے "سدیؒ" علی الاطلاق تفسیر صحابہ پر اعتماد کرتے تھے۔ یہ اکثر تفسیر میں اپنے استاد کی روایت کو اخذ و نقل کا اہتمام کرتے ہوئے ہمیں نظر آتے ہیں۔ انہوں نے کبار صحابہ میں سے ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ سے اور کبار کوئی تابعین میں سے ابی مالک غزو ان الغفاریؒ سے تفسیر کو اخذ کیا۔ جس کی مثال درج ذیل ہے۔

”{ملک يوم الدين} اسماعيل بن عبد الرحمن السدي، عن ابى مالك، وعن ابى صالح، عن ابن عباس، وعن مرة، عن ابن مسعود، وعن ناس من اصحاب النبي ﷺ {ملک يوم الدين} هو يوم الحساب“<sup>13</sup>

اس روایت میں "سدی" اپنے استاد ابی مالک غزوانی سے تفسیر کو اخذ کر کے نقل کر رہے ہیں۔ مجموعہ تفسیر میں "سدی" اسی طرح اپنے اساتذہ سے روایت کو اخذ و نقل کرتے ہیں۔ باقی تابعین بھی اسی طرز عمل کو اختیار کرتے تھے کیونکہ بعض تابعین اپنی رائے دینے کی بجائے صحابہ کے اقوال ذکر فرمادیتے تھے۔ عصر تابعین میں اخذ روایت کی چھاپ تھی مگر تابعین اور صحابہ میں بنیادی فرق یہ ہے کہ تابعین اپنے ہی شہر کے امام کے اقوال ذکر کرتے تھے جبکہ صحابہ میں یہ چیز نہ تھی بلکہ عموم تھا۔ اسی پر ڈاکٹر ذہبی لکھتے ہیں:

" ظل التفسیر محتفظا بطابع التلقى والروایة، الا انه لم یکن تلقیا وروایة بالمعنی الشامل کما هو الشان فی عصر النبی ﷺ واصحابه بل کان تلقیا وروایة یغلب علیهما طابع الاختصاص، فاهل کل مصر یعنون۔ بوجه خاص۔ بالتلقى والروایة عن امام مصرهم، فالملکیون عن ابن عباس، والمدنیون عن ابی، والعراقیون عن ابن مسعود وهكذا"<sup>14</sup>

"دور تابعین کی تفسیر پر بھی نقل و روایت کی چھاپ بدستور رہی۔ مگر نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے عصر کی طرح اس اخذ و نقل میں عموم کا مفہوم شامل نہ تھا بلکہ اس میں اختصاص شامل تھا۔ یعنی ہر شہر کے باسی اپنے ہی شہر کے امام کے اقوال کا اہتمام کرتے تھے۔ جیسے مکہ والے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، مدینہ والے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور عراق والے عبداللہ بن مسعود سے تفسیری اقوال نقل کرتے تھے"

**تابعین کا اخذ تفسیر میں منہج:**

تابعین کے منہج تفسیر کو درج ذیل طرق میں بیان کیا جاتا ہے:

**1- تفسیر القرآن بالقرآن:**

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن خود اپنی تفسیر کرنے والا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مراد کو زیادہ جاننے والے ہیں۔ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ سب سے عمدہ "تفسیر قرآن" خود قرآن کریم ہے۔ اسی لیے تفسیر بالماثور میں یہ پہلا مصدر ہے۔ بعض تابعین ہمیں تفسیر القرآن بالقرآن میں مختلف طریقوں سے تفسیر اخذ و نقل کرتے ہیں جیسے اجمال والی آیات میں تفصیل کا اہتمام کرنا، مشکل معنی کی وضاحت کرنا، وعدہ اور وعید کی آیات میں عموم خصوص کا بیان کرنا، بغیر کسی صراحت کے کثرت سے آیت کے معنی کی طرف اشارہ کر دینا وغیرہ شامل حال ہے۔ تابعین کا آیات قرآنیہ سے تفسیر اخذ کرنے کے طریقے درج ذیل ہیں:

**1- نظائر قرآن:**

اس میں دو صورتیں ہیں:

1- آیت کی تفسیر ایسی دوسری آیت کے ساتھ کرنا جو بعض الفاظ اور معنی کے اعتبار سے پہلے آیت کے قریب ہو۔ یہاں پر مفسر دونوں آیتوں میں توازن قائم کر کے غور و فکر کرنے کے بعد اشارہ کرتا ہے کہ ان دونوں آیتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دوسری آیت پہلی آیت کی تفسیر ہے۔ تابعین بھی اسی طرح تفسیر کو اخذ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان: " كَيْفَ تَكْفُرُونَ

**Methodologies of the Tābi'īn regarding Derivation of  
the Quranic Exegesis: Research Study**

بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَانًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ<sup>15</sup> کی تفسیر میں حضرت مجاہد فرماتے ہیں:  
”کہ تم کچھ نہ تھے حتیٰ کہ اس نے تمہیں پیدا کیا پھر وہ تمہیں حق کی موت دے گا پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا اللہ تعالیٰ کا  
فرمان: ”أَمَتْنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ“<sup>16</sup> اسی کی مثل ہے“<sup>17</sup>

قرآن پاک کی آیت اور حضرت مجاہد کی تفسیر میں جو آیت مبارکہ ہے دونوں بعض الفاظ اور معنی کے اعتبار سے ایک جیسی ہیں۔  
پہلی آیت میں لفظ ”یُمِيتُكُمْ“ ہے تو دوسری میں ”امتنا“ ہے اسی طرح پہلی آیت میں لفظ ”يُحْيِيكُمْ“ ہے تو دوسری میں لفظ ”  
احییتنا“ ہے۔

ب۔ آیت کی تفسیر ایسی دوسری آیت کے ساتھ کرنا جن کا نفس موضوع ایک ہو، اگرچہ الفاظ مختلف ہوں۔ یہاں پر مفسر  
اجتہادی طریقے سے تفسیر کو اخذ کرتا ہے۔ اکثر تابعین مختلف طرق میں سے اس طریق کا زیادہ اعتبار اور اختیار کرتے ہوئے  
پائے جاتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ“<sup>18</sup> کی تفسیر میں حضرت عکرمہ سے روایت  
ہے کہ:

دو گروہ جنت میں اور ایک آگ میں ہو گا اور یہ سورہ واقعہ میں وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مِمَّا أَصْحَابُ الْيَمِينِ وَأَصْحَابُ  
السَّمَاءِ مِمَّا أَصْحَابُ السَّمَاءِ وَالسَّبِقُونَ السَّبِقُونَ کے بمنزلہ ہے<sup>19</sup>

اس میں حضرت عکرمہ نے اجتہاد کے طریق سے پہلی آیت کی تفسیر کو سورہ واقعہ کی آیات سے اخذ کیا ہے۔ دونوں آیات مبارکہ  
میں نفس موضوع ایک اور الفاظ مختلف ہیں۔

### ۲۔ سیاق و سباق سے تفسیر کرنا:

اس نوع میں مفسر تابعی آیت کے ما قبل یا بعد کے ساتھ ربط پیدا کر کے آیت کی تفسیر کرتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”وَتِلْكَ  
حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلِي قَوْمِهِ“<sup>20</sup> کی تفسیر حضرت مجاہد نے: ”الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ“<sup>21</sup> کے ساتھ کی  
ہے۔ یعنی آیت کے سیاق سے اس تفسیر کو اخذ کیا۔

### ۳۔ مجمل کا بیان:

اس میں مفسر تابعی آیت کے اجمال کو دوسری آیات قرآنیہ سے بیان کر کے واضح کرتا ہے۔ جیسے: ”ضُرِبَتْ عَلَنَهُمُ  
الدَّلِيلَةُ“<sup>22</sup> کی تفسیر حضرت حسن اور قتادہ دونوں نے: ”يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ“<sup>23</sup> کے ساتھ کی  
ہے۔<sup>24</sup> مطلب کہ اہل کتاب ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔ ان دونوں حضرات نے ذلت کے اجمال کا بیان اللہ تعالیٰ کے  
فرمان ”حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ“ سے اخذ کیا ہے۔

### ۴۔ عام کی خاص کے ساتھ تفسیر کرنا:

اس میں مفسر آیت کے ظاہری عموم کو جو عموم کے تمام افراد کو شامل تھا۔ دوسری آیت کے ذریعے سے خاص پر منطبق کر دیتا  
ہے۔ جیسے حضرت مجاہد: ”مَنْ أَجَلَ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ

فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا<sup>25</sup> کی تفسیر میں فرمایا: ”کہ یہ جزاء (سزا) میں سورۃ نساء کی آیت: ”وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ<sup>26</sup> کی طرح ہے“

مطلب یہ کہ پہلی آیت میں کلمہ ”نفس“ سیاق شرط میں نکرہ تھا۔ جو عموم کا فائدہ دے رہا تھا۔ کہ ہر نفس یعنی کافر و مومن دونوں مراد ہیں۔ حضرت مجاہد نے اس آیت کو دیکھا تو مومن کے ساتھ اس کی تخصیص کر دی۔<sup>27</sup>

#### ۵۔ مبہم کی وضاحت کرنا:

دوسری آیات کے ذریعے سے آیت کے ابہام کو زائل کر دینا۔ جیسے: ”وَإِخْرُؤُنَ مُذْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ“<sup>28</sup> کی تفسیر حضرت مجاہد نے: ”الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ خَلَقُوا فِي أَوْسَطِ بَرَاءةِ، هَلَالِ بْنِ أَمِيَّةِ، وَمَرَارَةَ بْنِ رَبِيعِ، وَكَعْبِ بْنِ مَالِكِ کے ساتھ کی۔ اس سے مراد وہ تین لوگ مراد ہیں۔ جو درمیان میں پیچھے رہ گئے تھے۔ ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع، کعب بن مالک“<sup>29</sup> لفظ ”آخرون“ میں ابہام تھا جس کو حضرت مجاہد نے دوسری آیت ”الثلاثہ“ سے اخذ کر کے واضح کر دیا کہ اس سے مراد غزوہ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے تین لوگ تھے۔

#### ۶۔ لفظ کا معنی بیان کرنا:

دوسری آیت قرآنی سے لفظ کا معنی اخذ کرنا۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے قول ”رَفَعَ سَمْعَهَا“<sup>30</sup> کی تفسیر ”قال: رفع بناءها، بغير عمد“<sup>31</sup> ”بغير کسی ستون کے آسمان کو بلند کیا“ سے حضرت مجاہد نے کی ہے۔ یعنی اس سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”يَغْيِرُ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا“<sup>32</sup> کی طرف اشارہ کیا اور اس آیت مبارکہ سے ”رفع“ کا معنی اخذ کیا۔

#### 2۔ تفسیر القرآن بالسنة:

تفسیر قرآن کا دوسرا ماخذ نبی کریم ﷺ کی احادیث ہیں۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر یہ واضح فرمایا گیا۔ کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو اس دنیا میں مبعوث فرمانے کا مقصد یہی تھا کہ آپ قرآن کی تفسیر فرمائیں۔ قرآن کریم میں ہے: ”وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ“<sup>33</sup> ”ہم نے قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی لئے نازل کیا کہ آپ ﷺ کو لوگوں کے سامنے وہ باتیں وضاحت سے بیان فرمادیں جو ان کی طرف نازل کی گئی ہیں“

یہی بات ہمارے لیے کافی ہے کہ کسی آسمانی کتاب کی صحیح تشریح اس سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے جس پر وہ کتاب نازل ہوئی ہو۔ تابعین بھی اس مصدر سے تفسیر کو اخذ کرتے ہیں۔ پہلے مصدر کی طرح حدیث میں بھی تابعین نے مختلف طریقوں کا اہتمام کیا ہے۔ ان طریقوں کو ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔

#### ۱۔ صریح حدیث سے تفسیر کرنا:

ایسی حدیث سے تفسیر اخذ کرنا جو صراحت کے ساتھ آیت کی تفسیر کیلئے ہی بیان کی گئی ہے۔ جیسے حضرت حسن: ”مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا“<sup>34</sup> کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”بلغنا أن نبي الله قال له قائل أو رجل: يا رسول الله ما السبيل إليه؟ قال: من وجد زادا وراحلة“<sup>35</sup> ”ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی نے یا پوچھنے والے نے اللہ کے نبی ﷺ سے پوچھا! سبیل یعنی

**Methodologies of the Tābi'īn regarding Derivation of  
the Quranic Exegesis: Research Study**

راستے سے کیا مراد ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زادراہ اور سواری کو پائے“  
یہاں پر "سببلا" کی تفسیر زادراہ اور سواری سے کی گئی ہے۔ حضرت حسن نے صریح حدیث سے تفسیر کو اخذ کیا۔  
۲۔ بعض الفاظ میں "متشابہ" حدیث سے تفسیر کرنا:

یہاں پر مفسر تابعی الفاظ کے درمیان ربط پیدا کرتا ہے۔ پھر آیت کی تفسیر ایسی حدیث کے ساتھ کرتا ہے جو بعض الفاظ میں  
آیت کے مشابہ ہوتی ہے۔ جیسے حضرت حسنؓ کی سند سے "يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ"<sup>36</sup> کی تفسیر میں حضرت  
ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے:

" قال : تعرض الناس ثلاث عرضات، فأما عرضتان فجدال ومعاذير، وأما الثالثة فعند ذلك تطير

الصحف في الايدي ، فأخذ بيمينه ، وأخذ بشماله"<sup>37</sup>

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے، پس دو پیشیوں میں جھگڑے اور عذر  
ہوں گے۔ تیسری پیشی کے وقت نامہ اعمال اٹھ کر ہاتھوں میں آجائیں گے، پھر وہ کسی کے دائیں ہاتھ میں آجائیں گے  
اور کسی کے بائیں ہاتھ میں آئیں گے"

حضرت قتادہؓ نے بھی اس آیت کی تفسیر میں نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث نقل کی ہے۔<sup>38</sup> یہاں پر حضرت حسنؓ اور قتادہؓ دونوں  
آیت میں لفظ (عرض) اور حدیث میں لفظ (عرض) کے درمیان ربط پیدا کرتے ہیں پھر آیت کی تفسیر مشابہ حدیث سے اخذ  
کرتے ہیں۔

۳۔ ایک ہی موضوع کی احادیث سے تفسیر کرنا:

مفسر آیت اور حدیث کے درمیان ربط کو قائم کرتا ہے۔ پھر آیت کی تفسیر ہم موضوع حدیث میں استنباط کے طریق سے اخذ  
کرتا ہے۔ جیسے: "إِذْ قَالَ اللَّهُ لِيَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِنِّي جَاعِلُكَ فِي الْقُرْآنِ حَكِيمًا"<sup>39</sup> کی تفسیر میں حضرت ربیع بن انس نے فرمایا: "نہند موت ہے اور نیند کی  
حالت میں اللہ رب العالمین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھایا" حضرت حسنؓ کے نزدیک نبی کریم ﷺ نے یہود کو فرمایا: "أَنَّ  
عِيسَى لَمْ يَمُتْ ، وانه راجع اليكم قبل يوم القيامة"<sup>40</sup> حضرت عیسیٰ فوت نہیں ہوئے بے شک ان کو قیامت کے دن  
سے قبل لوٹایا جائے گا"

یہاں پر حضرت حسنؓ نے آیت اور حدیث کے مابین ربط پیدا کیا اور اس میں نص قاطع "أَنَّ عِيسَى لَمْ يَمُتْ" کو آیت مبارکہ  
"توفي على النوم" پر محمول کیا۔ غرض کی آیت اور حدیث دونوں نفس موضوع میں ایک ہیں۔

۴۔ سبب نزول سے آیت کی تفسیر کرنا:

سبب نزول کی معرفت چونکہ آیت کے فہم میں مدد دیتی ہے۔ اسی لئے تابعین سبب نزول سے تفسیر کو اخذ کرتے ہیں۔ جیسے  
حضرت حسنؓ "وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا"<sup>41</sup> کی تفسیر میں فرماتے ہیں

"کہ لوگوں میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے یا غلام آزاد کر دیتا۔ پھر

کہتا میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں، میں تو مذاق کر رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مذاق میں طلاق دے یا غلام آزاد کرے تو اس کا حکم نافذ ہو جائے گا" یہ واقعہ (وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا) کے نزول کا سبب ہے<sup>42</sup>

### 3- تفسیر القرآن باقوال الصحابہ:

تیسرا اور اہم مصدر اقوال صحابہ سے تابعین کا تفسیر اخذ کرنا ہے۔ کیونکہ تابعین صحابہ کرام کے تربیت یافتہ تھے۔ صحابہ کے استدلالی مناہج سے باخبر تھے۔ استنباط کے طرق سے واقف تھے۔ احادیث نبویہ صحابہ سے ہی حاصل کی تھی۔ اسی لیے تابعین کتاب و سنت اور اجتہاد سے مسائل اخذ کرنے کی کیفیت سے بخوبی واقف تھے۔ تابعین کو صحابہ سے بڑی محبت تھی۔ یہ محبت اقوال صحابہ کو نقل کرنے کی سب سے بڑا شاہد ہے۔ تابعین اپنی رائے پر قول صحابی کو ترجیح دیتے تھے۔ تابعین نے اقوال صحابہ سے تفسیر اخذ کرنے میں بھی مختلف طریقوں کو اپنایا ہے۔ جس کو ہم آئندہ سطور میں ذکر کرتے ہیں:

#### 1- مرفوع روایت سے تفسیر کرنا:

صحابی کی تفسیر مرفوع روایت کے برابر ہے۔ اس لئے کہ صحابہ اول تفسیر کو لینے والے اور نزول کے شاہد ہیں۔ اسی وجہ سے تابعین اس میں اپنی رائے کو دخل نہیں دیتے جیسے صحابی کی تفسیر منقول ہوتی اسی طرح اس کو اخذ و نقل کرتے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفْعَلُونَ"<sup>43</sup> کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں "(اعوان) فرشتوں میں سے ایک ملک الموت ہے"<sup>44</sup>

اس تفسیر کو بغیر کسی زیادتی کے ابراہیم نخعی، قتادہ نے اسی طرح اخذ و نقل کیا ہے۔<sup>45</sup>

#### 2- صحابی کی اجتہادی تفسیر:

اجتہاد کے باب سے جو تفسیر صحابی سے وارد ہے۔ اس میں بھی تابعین بغیر کسی مخالفت کے تفسیر کو اخذ کرتے ہیں۔ اس لئے کہ صحابہ اہل زبان و بیان اور فہم رکھنے والے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان: "فَمُسْتَقَرًّا وَمُسْتَوْدَعًا"<sup>46</sup> کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: "المستقر بالارض، والمستودع: عند الرحمن"<sup>47</sup> "زمین پر ٹھہرنا اور رحمن کے پاس لوٹنا ہے" حضرت مجاہدؒ بھی یہی تفسیر کرتے ہیں کہ ٹھہرنا زمین پر ہے، سپردگی اپنے رب کے پاس ہے۔<sup>48</sup>

#### 3- اقوال متعارضہ میں ترجیح:

جب صحابہ سے اقوال منقولہ میں تعارض ہو جاتا تو تابعین ترجیح والے راستے کو اپناتے۔ اقوال کو جمع کرنے کے بعد تابعین ترجیح لغت یا حدیث یا دوسرے صحابی کے قول کے ساتھ کرتے ہیں۔ جیسے: "أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوكِ الشَّمْسِ"<sup>49</sup> کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ سے دو اقوال منقول ہیں۔ ایک دلوک کی تفسیر "غروب آفتاب" سے کرتے، دوسرا دلوک کی تفسیر "نصف النہار" کے بعد سے کرتے ہیں۔<sup>50</sup> اسی طرح حضرت ابن مسعودؓ سے بھی دلوک کی تفسیر میں دو اقوال منقول ہیں۔ ایک "غروب آفتاب" سے تفسیر کرتے، دوسرا دلوک کی تفسیر "میل" یعنی زوال سے کرتے۔<sup>51</sup> حضرت قتادہ نے حضرت ابن مسعودؓ سے زوال والی تفسیر کو اخذ کیا۔<sup>52</sup> اس کو اختیار کرنے کا سبب یہ ہے کہ لغت دلوک سے میل (زوال) پر دلالت کرتی ہے۔ پس اس

سے ظہر کی نماز مراد ہوگی۔ امام ابن جریر نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔<sup>53</sup>

#### 4۔ تفسیر القرآن باللغۃ:

لغت عرب سے تفسیر اخذ کرنا یہ تفسیر کے مصادر میں سے اہم مصدر ہے۔ لغت عرب اللہ تعالیٰ کی آیات کے فہم میں محقق کو بڑی مدد فراہم کرتی ہے۔ کتاب اللہ کی آیات کے فہم میں سیدھا راستہ دکھاتی اور قرآن کی بلاغت کا مزہ چکھاتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے تفسیر کی چار اقسام بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک قسم عرب لغت کی معرفت ہے۔<sup>54</sup> مفسر تابعین نے اس کا بہت اہتمام فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت مجاہدؒ کے نزدیک کسی ایسے شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہو، یہ حلال نہیں کہ کتاب اللہ کے بارے میں لب کشائی کرے جب تک کہ وہ لغت عرب کا ماہر نہ ہو۔<sup>55</sup> اس میدان میں سب سے نمایاں مفسر تابعین میں سے حضرت مجاہدؒ، حسنؒ اور شعبیؒ ہیں۔ کن کن طریقوں سے لغت عرب سے استفادہ کیا ہے اس کو ہم ذیل میں ترتیب وار ذکر کرتے ہیں:

#### ۱۔ لسان عرب کی معرفت:

تابعین کی تفسیر میں عرب زبان کی معرفت کا اثر واضح طور پر نظر آتا ہے۔ مشکل اور غریب الفاظ کی تفسیر میں یہ زیادہ نمایاں ہے۔ تابعین کی تفسیر میں بکثرت یہ چیز ملے گی کہ یہ بنی فلاں کی لغت سے ہے، یہ عرب کی لغت سے یا فلاں قبیلے کی لغت سے ہے۔ ائمہ عراق کثرت سے غریب الفاظ کے بیان میں اہل حجاز کی لغت سے تفسیر اخذ کرتے ہیں۔ جیسے حضرت حسن بصریؒ: "قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا"<sup>56</sup> کی تفسیر "قد بطنها حبا" سے کی پھر بتایا اہل مدینہ اس طرح پڑھتے ہیں۔<sup>57</sup> اسی طرح حضرت حسن نے "مَتَكِبِينَ عَلَى وَفَرْفٍ"<sup>58</sup> کی تفسیر میں "هي البسط" فرمایا اور بتایا اہل مدینہ اس طرح پڑھتے ہیں۔<sup>59</sup>

#### ۲۔ عادات عرب سے واقفیت:

لغت عرب پر اعتماد نے جس طرح تابعین کی تفسیر میں کافی مدد کی اور تابعین نے اس سے تفسیر بھی اخذ کی۔ اسی طرح عادات عرب سے واقفیت کے بعد تابعین نے عادات عرب کے افعال و احوال سے بھی تفسیر کو اخذ کیا ہے جیسے: "يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشُّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ"<sup>60</sup> کی تفسیر میں قتادہؒ فرماتے ہیں:

"زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص حج کے ارادے سے گھر سے باہر نکلتا تو وہ بول کے درخت کا چھلکا گلے میں ڈال لیتا تھا تو کوئی اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرتا، جب وہ بالوں کا قلابہ گلے میں ڈالتا پھر بھی اس سے کوئی تعرض نہ کرتا"<sup>61</sup>

یہاں پر حضرت قتادہؒ نے عادات عرب سے تفسیر کو اخذ کیا۔

#### ۳۔ عرب اشعار سے واقفیت:

اشعار کسی بھی زبان کے لئے ان کے اظہار مافی الضمیر کا ذریعہ اور اس زبان کے الفاظ کا ذخیرہ سمجھا جاتا ہے۔ تابعین نے جاہلیت میں اشعار نقل کیے ہیں۔ جس سے ہم باآسانی اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں، کہ تفسیر تابعین میں اشعار عرب سے استدلال کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔ جیسے حضرت حسن سے "وَالْتَمَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ"<sup>62</sup> کی تفسیر میں یہ قول منقول ہے:

”دنیا کی ساقِ آخرت کے ساتھ مل گئی۔ پھر آپ نے شاعر کا یہ قول بھی ذکر کیا ”وقامت الحرب بنا علی

ساق“ ہمارے ساتھ جنگ ”ساق“ پر کھڑی ہو گئی“<sup>63</sup>

یعنی پوری شدت اور تیزی کے ساتھ جنگ شروع ہو گئی۔ غرض کے شعر سے آیت کی تفسیر اخذ کی۔ ابن ابی شیبہ کی مشہور کتاب ”مصنف“ کی ”کتاب فضائل القرآن“ میں کثرت سے اشعار سے تفسیر کی مثالیں موجود ہیں۔

### ۴۔ لغت فقہ کی معرفت:

اس سے مقصود کلمات اور الفاظ کے اساس کی ساخت کو پہچاننا ہے۔ یہ لفظ مشتق ہے یا تقدیم و تاخیر کے قبیل سے ہے۔

#### ا۔ اشتقاق:

تابعین نے لغت میں مشتق کلمات سے بھی تفسیر کو سمجھنے اور اخذ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ اشتقاق اسماء اور افعال دونوں کو شامل ہے۔ جیسے مجاہد نے: ”أَوْ مَسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ“<sup>64</sup> کی تفسیر میں فرمایا: ”المطروح في التراب ليس له بيت“<sup>65</sup> مٹی سے لپٹا ہوا شخص جس کے لیے گھر نہ ہو“ یہاں پر مجاہد نے (متربة) کی تفسیر مشتق لفظ (التراب) سے اخذ کی۔ اس مثال میں (اسم) سے مشتق لفظ سے تفسیر اخذ کی گئی۔ ”إِنَّمَا الْحَمْرُ وَالْمَيْسِرُ“<sup>66</sup> کی تفسیر میں مجاہد سے روایت ہے ”میسر نام رکھا گیا ہے“ عرب کے قول ”ایسرو واجزرو“ کی وجہ سے“<sup>67</sup>

اس صورت میں فعل سے مشتق لفظ سے تفسیر کو اخذ کیا۔

#### ب۔ تقدیم و تاخیر:

مندرجہ ذیل اسالیب میں سے ایک اسلوب تقدیم و تاخیر کا بھی ہے۔ اس کی پہچان صرف اس شخص کو ہو سکتی ہے۔ جو لغت اور اس کے اسالیب میں مہارت رکھتا ہو۔ جیسے: ”وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ لِرِزَامًا وَاجِلٌ مُّسَمًّى“<sup>68</sup> کی تفسیر میں مجاہد فرماتے ہیں: ”(اجل مسمی) سے مراد ”موت“ ہے اور اس میں تقدیم و تاخیر ہے، تقدیر کلام یوں ہے ”ولو لا كلمة سبقت من ربك واجل مسمی لكان لزاما“ جملہ ”اجل مسمی“ مقدم ہے اور ”لکان لزاما“ میں تاخیر (بعد) ہے“<sup>69</sup>

### 5۔ تفسیر القرآن بالاجتهاد:

اجتہاد سے تفسیر اخذ کرنا، اجتہاد طاقت صرف کرنے کو کہتے ہیں۔ تفسیر میں اجتہاد سے مراد معنی کا استخراج، فوائد کا استنباط، معنی تلاش کرنے اور تدبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم کو فعلی تطبیق دینے میں طاقت صرف کرنے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے: ”أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ“<sup>70</sup> تم قرآن میں غور و فکر کیوں نہیں کرتے“

اجتہاد کے باب سے بھی تابعین نے تفسیر کو اخذ کیا ہے۔ جیسے مجاہد، قتادہ اور ان کے علاوہ اہل علم تابعین وغیرہ اجتہاد سے ہمیں تفسیر کرتے نظر آتے ہیں۔ تابعین کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے اپنی خواہشات سے اجتہادی تفسیر کی ہو۔ اس لئے کہ انہوں نے صحابہ سے تفسیر کو حاصل کیا ہے۔

## ۱۔ قوت استنباط کا استعمال:

تابعین صرف نقل روایت پر اکتفا نہ کرتے بلکہ درایت کا بھی اہتمام فرماتے اور عقل سے تفسیری استنباط کرتے جیسے قتادہ قرآن پاک کی آیت: "فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ"<sup>71</sup> کی تلاوت کرتے پھر اس آیت کے ذریعے اہل کتاب اور مشرکین کے مابین فرق کو مستنبط کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "میری زندگی میں اہل کتاب کی بنسبت "زیادہ" اہل شرک نے اسلام کی طرف رجوع کیا ہے" پھر اس پر وہ دلائل قائم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سوائے اس کے نہیں اہل کتاب میں سے تھوڑی جماعت ایمان لائی۔<sup>72</sup>

## ۲۔ متفرق معانی متقاربہ میں اجتہاد کرنا:

تابعین الفاظ کے مابین متفرق معانی متقاربہ میں غور و فکر کرتے اور تفسیر اخذ کرتے۔ ان کے بعد کے علماء نے اس تفسیر پر اعتماد کیا ہے۔ ابن جریر طبری کثرت سے اقوال مفسرین کے مابین قول راجح کا انتخاب فرماتے تھے۔ کبھی کبھی ان اقوال سے جو معنی مستنبط ہوتا اس کو نکالتے۔ قول تابعی پر بہت اعتماد فرماتے ہیں۔ جیسے: "إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوَاءِ وَالْفَحْشَاءِ"<sup>73</sup> میں ابن جریر "سدی" سے نقل کرتے ہیں۔ سوء سے مراد "گناہ" اور فحشاء سے مراد "زنا" ہے۔ سدی کے علاوہ سے یہ تفسیر وارد نہیں ہے پھر ابن جریر نے اسی کو قبول کر لیا۔<sup>74</sup> "فَمَنْ خَافَ مِنْ مَوْصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا"<sup>75</sup>

کی تفسیر میں عطاء، سدی، ربیع، مجاہد، ابراہیم سے اقوال منقول ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک (جنف) کا معنی خطا کرنا اور (اثم) کا معنی جان بوجھ کر غلطی کرنا ہے۔ آیت کے سیاق سے اجتہاد کے ذریعے قریب معنی کو اخذ کیا ہے۔ جب کہ اہل لغت (جنف) کی تفسیر (میل) کے ساتھ اور (اثم) کی تفسیر (گناہ) کے ساتھ کرتے ہیں۔<sup>76</sup>

## 6۔ قراءات غیر متواترہ سے استدلال کرنا:

بعض تابعین قراءت شاذہ سے تفسیر اخذ کرتے ہیں۔ جیسے عمرہ کے حکم میں تابعین کے درمیان دو اقوال پائے جاتے ہیں۔ پہلا قول حضرت شعبی، مسروق، ابن جبیر اور عطاء لوگوں کا ہے یہ عمرہ کرنے کو واجب قرار دیتے ہیں۔ دوسرا قول ابراہیم نخعی اور شعبی سے ایک روایت ہے کہ عمرہ کرنا مستحب ہے۔ ہر فریق غیر متواترہ قراءت میں غور و فکر کر کے تفسیر کو اخذ کرتا ہے۔ جیسے پہلا فریق ابن مسعود کی قراءت "واقبوا الحج والعمرة الى البيت" کو سامنے رکھتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ یہ قراءت صراحتاً وجوب پر دلالت کر رہی ہے۔ جب کہ دوسرا فریق شعبی کی قراءت "وَأَتَمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ" سے عدم وجوب پر استدلال کر رہا ہے۔<sup>77</sup>

## 7۔ ظاہر آیت سے تفسیر کرنا:

بعض تابعین غیر کی طرف بغیر متوجہ ہوئے، صرف ظاہر نص سے تفسیر اخذ کرتے ہیں جیسے سعید بن جبیر، سعید بن المسیب، طاؤس، قاسم بن محمد وغیرہ اس آیت: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ"<sup>78</sup> کی تفسیر میں کہتے ہیں: "کہ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح پر مرتب کیا ہے۔ چاہے وہ اجنبیہ عورت سے یہ کہہ دے کہ جب میں تجھ سے نکاح کروں، تو تجھے طلاق ہے یا یہ کہے کہ ہر وہ عورت جس سے میں نکاح کروں تو وہ طلاق والی ہے۔ پھر اس کے بعد وہ اس سے نکاح کر لے۔ تو طلاق واقع نہیں ہوگی"<sup>79</sup>

اب اس آیت میں سعید بن جبیرؓ وغیرہ نے صرف ظاہر کی طرف دیکھتے ہوئے آیت کی تفسیر کو اخذ کیا۔

### 8- آیت کے عموم سے تفسیر کرنا:

تابعین کے منہج سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ وہ عموم سے تفسیر اخذ کرنے میں وسعت سے کام لیتے تھے۔ آیت کے عموم کو مقدم رکھتے تھے جیسے ابن سیرینؒ انگلی کے درد کی صورت میں بھی روزہ دار کے لئے افطار کرنے کو جائز سمجھتے تھے۔ اس لئے کہ یہ آیت: "وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ" 80 عموم کے لئے ہے۔ 81 دوسرا لفظ (مريض) سیاق شرط میں نکرہ واقع ہوا ہے۔ جو عموم پر دلالت کرتا ہے۔

### 9- امر و نہی کے دلالات سے تفسیر کرنا:

محض (امر) وجوب پر دلالت کرتا ہے اور (نہی) حرام اور فساد پر دلالت کرتا ہے۔ بعض تابعین امر کی بنا پر وجوب کے حکم کو اخذ کرتے ہیں جیسے عطاءؓ، شعبیؓ وغیرہ نے: "وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ" 82 میں محض امر کی بناء پر عمرہ کے وجوب پر استدلال کیا۔ 83 کیونکہ محض امر وجوب کا فائدہ دیتا ہے۔ اسی طرح (نہی) فساد کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَجِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرْتُوا النِّسَاءَ كُرْهًا وَلَا تَعْضَلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْنَهُنَّ" 84 سے مجاہدؓ، شعبیؓ، نخعیؓ، قاسمؓ وغیرہ نے خلع کے بطلان پر استدلال کیا۔ شوہر کیلئے عوض لینا حرام ہے جب شوہر کی طرف سے تنگ یا مارنے کے سبب عورت اس کو ناپسند کرے۔ یہاں پر "نہی" تحریم کا تقاضا کر رہی ہے اور فساد منہی عنہ (شوہر کا ظلم) ہے۔ 85

### 10- ناسخ و منسوخ سے تفسیر کرنا:

تابعین ناسخ و منسوخ سے بھی تفسیر کو اخذ کرتے تھے لیکن یہ بات یاد رہے کہ تابعین میں نسخ کے معاملے میں وسعت پائی جاتی تھی۔ جیسے: "الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ" 86 کی تفسیر میں عطاءؓ، طاوسؓ اور سعید بن مسیبؓ زانیہ کے ساتھ نکاح کو جائز سمجھتے تھے۔ اس لئے کہ یہ آیت اس کے بعد نازل ہونے والی آیت: "وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ" 87 سے منسوخ ہو گئی ہے۔

### 11- اسرائیلیات سے تفسیر کرنا:

کثرت سے کتب تفسیر میں اسرائیلی روایات کا تذکرہ ملتا ہے۔ اسرائیلیات کو قبول کرنے سے متعلق تابعین میں دو مختلف رویے پائے جاتے ہیں۔ ایک طبقہ اسرائیلیات سے اعراض کرتا جیسے حسنؓ، شعبیؓ وغیرہ، جب کہ "ابراہیم نخعیؓ" علی الاطلاق اسرائیلی روایت لینے سے شدت اختیار کرتے۔ حضرت حسن بصریؓ واعظ ہونے کے باوجود کثرت سے بنی اسرائیل کی روایت لینے سے اعراض کرتے تھے۔ جیسے: "فِيهِ مَسْكِينَةٌ مِنْ دِينِكُمْ" 88 کی مراد بیان کرنے میں کثیر تابعین نے غوطہ زنی کی ہے۔ لیکن حسن مکمل طور پر اس سے اعراض کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: "اس میں ایسی چیز ہے جس سے نفوس سکون حاصل کرتے ہیں" 89

دوسرا طبقہ اسرائیلیات کو قبول کرنے میں تساہل سے کام لیتا تھا جیسے سدیؓ، ابو العالیہؓ، سعید بن جبیرؓ، محمد بن کعب القرظیؓ وغیرہ۔ ان میں سے حضرت سعید بن جبیرؓ کو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ واقعات بیان کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ ابن شہابؓ کے مطابق سعید بن جبیر

**Methodologies of the Tābi'īn regarding Derivation of  
the Quranic Exegesis: Research Study**

ہر روز دن میں دو مرتبہ واقعات ہمیں سناتے تھے ایک فجر کی نماز کے بعد اور دوسرا عصر کی نماز کے بعد۔<sup>90</sup>  
حضرت سعید بن جبیرؓ اللہ تعالیٰ کے فرمان: "لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ"<sup>91</sup> کی تاویل میں فرماتے ہیں:  
"حضرت یعقوب علیہ السلام مثالی صورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے آئے اور آپ کے سینے پر ہاتھ مارا۔  
تو آپ کی شہوت آپ کی انگلیوں سے نکل گئی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہر ایک کے بارہ بیٹے پیدا  
ہوئے سوائے حضرت یوسف علیہ السلام کے۔ اس شہوت کی وجہ سے آپ کو نقصان ہوا اور گیارہ بیٹے پیدا ہوئے"<sup>92</sup>  
نبی کی شایان شان نہ ہونے کی وجہ سے یہ روایت منکر ہے۔ اس روایت کو بنی اسرائیل سے لیا گیا ہے۔

**خلاصہ بحث**

مقالہ ہذا میں تابعین کی تفسیری خدمات کو اجاگر کیا گیا ہے جس میں "تابعین کے اخذ تفسیر میں منہج" پر بحث کی گئی ہے۔ اس ضمن  
میں دو بحثیں ہیں؛ پہلی بحث میں تابعین کی تفسیر اخذ کرنے کے مختلف طریقے جیسے سماع تفسیر، کتابت تفسیر، مذاکرہ تفسیر وغیرہ کو  
واضح کیا۔ جبکہ دوسری بحث میں تابعین کا اخذ تفسیر کا منہج بیان کیا گیا ہے۔ جس میں تابعین کا قرآن مجید سے تفسیر اخذ کرنے کے  
مختلف طریقے مع امثلہ، اسی طرح احادیث، اقوال صحابہ اور لغت واجتہاد سے تفسیر اخذ کرنے کے مختلف طریقوں کو بیان کیا گیا  
ہے۔ یہ مقالہ دو حصوں میں منقسم ہے؛ پہلے حصہ میں تابعین کرام کے اخذ تفسیر کے طریقے بیان کئے گئے ہیں کہ کیسے انہوں نے  
اپنے اساتذہ صحابہ کرام سے تفسیر کو حاصل کیا۔ دوسرے حصہ میں تابعین کا اخذ تفسیر میں منہج بیان کیا گیا ہے۔ جس میں سب  
سے پہلے تفسیر القرآن بالقرآن میں تنوعات کو مثالوں سمیت بیان کیا گیا ہے۔ پھر تفسیر القرآن بالسنۃ میں منہج واضح کیا گیا۔ جس  
میں آیات کی تفسیر احادیث کے ذریعے مع امثلہ بیان کی گئی ہیں۔ اس کے بعد تفسیر القرآن باقوال الصحابہ کا بیان ہے۔ پھر تفسیر  
القرآن بالاجتہاد وباللغة اور اسی طرح دیگر طریقوں سے تفسیر اخذ کرنے کے منہج کا اہتمام کیا گیا ہے۔



**حوالہ جات**

- <sup>1</sup> احمد بن علی بن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، بیروت، لبنان، 2004ء، ج 6، ص 176  
Aḥmad ibn 'Alī ibn Ḥajar 'Asqalānī, Tahdhīb al-Tahdhīb, Bayrūt, Lubnān, 2004', 6: 176
- <sup>2</sup> محمد بن سعد الزہری، الطبقات الکبیر، مکتبۃ الخانجی، القاہرہ، مصر، 2001ء، ج 8، ص 375  
Muḥammad ibn Sa'd al-Zahrī, al-Ṭabaqāt al-kabīr, mkbth al-Khānjī, al-Qāhirah, Miṣr, 2001', 8: 375
- <sup>3</sup> احمد بن محمد بن ابراہیم ابن خلکان، وفیات الاعیان، دار صادر، بیروت، لبنان، 1972ء، ج 2، ص 361  
Aḥmad ibn Muḥammad ibn Ibrāhīm Ibn Khallikān, wafayāt al-a'yān, Dār Ṣādir, Bayrūt, Lubnān,

1972', 2: 361

<sup>4</sup> احمد بن علی بن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج 5، ص 329

Aḥmad ibn 'Alī ibn Ḥajar 'Asqalānī, Tahdhīb al-Tahdhīb, j5, 329

<sup>5</sup> عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، مترجم بنت عبد الستار، سنن دارمی، انصار السنہ پبلیکیشنز، لاہور، پاکستان، ج 1، ص 342

Allāh ibn 'Abd-al-Raḥmān al-Dārimī, mutarjim bint 'bdālstar, Sunan Dārimī, Anṣār al-Sunnah Publīkīshanz, Lāhūr, Bākistān, 1: 342

<sup>6</sup> ڈاکٹر عبد الحمید عباسی، علم تفسیر کے ارتقائی مراحل، (شش ماہی) معارف اسلامی، کلیہ عربی و علوم اسلامیہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، جلد 2، شمارہ نمبر 1، جنوری۔ جون 2003ء

Dāktar 'Abd-al-Ḥamīd 'Abbāsī, 'ilm tafsīr k'artqā'y Marāhil, (shsh māhy) Ma'ārif Islāmī, klyh 'Arabī Islām Ābād wa 'ulūm Islāmīyah 'Allāmah Iqbāl awpn ywnywrsty, 2: shumārah nmbr1, jnwry - jwn2003'

<sup>7</sup> عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، مترجم بنت عبد الستار، سنن دارمی، ج 1، ص 347

Allāh ibn 'Abd-al-Raḥmān al-Dārimī, mutarjim bint 'bdālstar, Sunan Dārimī, 1: 347

<sup>8</sup> محمد بن جریر طبری، تفسیر طبری، دار الفکر، بیروت، لبنان، 1405ء، ج 1، ص 90

Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, dārālfkr, Bayrūt, Lubnān, 1405h, 1: 90

<sup>9</sup> زہری، محمد بن سعد، الطبقات الکبیر، ج 8، ص 375

Zahrī, Muḥammad ibn Sa'd, al-Ṭabaqāt al-kabīr, 8: 375

<sup>10</sup> ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ، ج 1، ص 62

Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad ibn 'Uthmān, Tadhkirat al-ḥuffāz, 1, 62

<sup>11</sup> ڈاکٹر محمد حسین الذہبی، التفسیر والمفسرون، مکتبہ دار الحدیث، القاہرہ، مصر، 1433ھ، ج 1، ص 87

dāktar Muḥammad Ḥusayn al-Dhahabī, al-tafsīr wa al-Mufasssīrūn, Maktabat dārālhdyth, al-Qāhirah, Miṣr, 1433h, 1: 87

<sup>12</sup> ابن ندیم محمد بن اسحاق، الفہرست، مترجم اسحاق بھٹی، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، پاکستان، 1990ء، ص 83

Ibn Nadīm Muḥammad ibn Ishāq, al-Fihrist, mutarjim Ishāq bhty, Idārah thqāft Islāmīyah, Lāhūr, Bākistān, 1990', 83

<sup>13</sup> طبری، محمد بن جریر، تفسیر طبری، ج 1، ص 106

Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, 1: 106

<sup>14</sup> محمد حسین الذہبی، التفسیر والمفسرون، ج 1، ص 97

Muḥammad Ḥusayn al-Dhahabī, al-tafsīr wa al-Mufasssīrūn, 1: 97

<sup>15</sup> البقرہ: 228

al-Baqarah 2:228

<sup>16</sup> غافر: 11

ghāfir : 11

<sup>17</sup> محمد بن جریر طبری، تفسیر طبری، ج 1، ص 419

Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, 41: 419

*Methodologies of the Tābi'īn regarding Derivation of  
the Quranic Exegesis: Research Study*

---

fāṭr35 : 32	18 فاطر35:32
Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j22, 135	19 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج22، ص135
al-In'ām6 : 83	20 الانعام6:83
al-In'ām6 : 82	21 الانعام6:82
al-In'ām 6:112	22 الانعام6:112
al-Tawbah 9:29	23 التوبة9:29
Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, 2: 137	24 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج2، ص137
al-mā'idah 5:32	25 المائدة5:32
al-nisā' 4:93	26 النساء4:93
Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j10, 236	27 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج10، ص236
al-Tawbah 9:106	28 التوبة9:106
Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j14, 236	29 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج14، ص545
alnāz'āt 79:44	30 الانازعات79:44
Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j30, 43	31 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج30، ص43
Luqmān 31:10	32 لقمان31:10
al-naḥl 16:44	33 النحل16:44

- 34 آل عمران 97:3
- Āl ‘Umrān 3:97
- 35 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج7، ص41، 42
- Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j7, 41, 42
- 36 الحاقه 18:69
- alḥāqḥ 69: 18
- 37 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج29، ص59
- Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j29, 59
- 38 ايضاً، ص60
- Ibid, 60
- 39 آل عمران 55:3
- Āl ‘Umrān 3:55
- 40 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج6، ص455
- Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j6, 455
- 41 البقره 231:2
- al-Baqarah2 : 231
- 42 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج5، ص13
- Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j5, 13
- 43 الانعام 61:6
- al-In‘ām 6:61
- 44 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج11، ص410
- Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j11, 410
- 45 ايضاً
- Ibid
- 46 الانعام 98:6
- al-In‘ām 6:98
- 47 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج11، ص564
- Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j11, 564
- 48 ايضاً، ص565
- Ibid, 565
- 49 الاسراء 78:17
- al-Isrā’ 17:78
- 50 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج15، ص136

*Methodologies of the Tābi'īn regarding Derivation of  
the Quranic Exegesis: Research Study*

---

- Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, 1: 136  
51 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج15، ص135
- Ibid, 135  
52 ايضاً، ص136
- Ibid, 136  
53 ايضاً، ص136، 137
- Ibid, 136, 137  
54 ايضاً، ج1، ص75
- Ibid, 1: 75  
55 محمد بن عبد الله الزركشي، البرهان في علوم القرآن، دار التراث، القاهرة، مصر، ج1، ص292
- Muḥammad ibn Allāh al-Zarkashī, al-burhān fī ‘ulūm al-Qur’ān, dārāltrāth, al-Qāhirah, Miṣr, 1: 292  
56 يوسف 12:30
- Yūsuf 12:30  
57 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج16، ص63
- Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j16, 63  
58 الرحمن 76:55
- al-Raḥmān 55:76  
59 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج27، ص163
- Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j27, 163  
60 المائدة 2:5
- al-mā'idah 5:2  
61 محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج9، ص468
- Ṭabarī, Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j9, 468  
62 القيامة 29:75
- al-qiyāmah 75:29  
63 عبد الرحمن بن ابو بكر السيوطي، الدر المنثور في التفسير المأثور، دار الفكر، بيروت، لبنان، 1432هـ، ج8، ص362
- 'bdālṛhmān ibn abwbkr al-Suyūṭī, aldrālmnthwr fī al-tafsīr almāthwr, dārālfkr, Bayrūt, Lubnān, 1432', 8: 362  
64 البلد 16:90
- al-Balad 90:16  
65 عبد الرحمن بن ابو بكر السيوطي، الدر المنثور في التفسير المأثور، ج8، ص525
- 'bdālṛhmān ibn abwbkr al-Suyūṭī, aldrālmnthwr fī al-tafsīr almāthwr, 8: 525  
66 المائدة 90:5

al-mā'idah 5:90

<sup>67</sup>محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج4، ص322

Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j4, 322

طه 129:20<sup>68</sup>

Ṭāhā 20:129

<sup>69</sup>ابو النيل محمد عبدالسلام، تفسير مجاهد بن جبر، دار الفكر الاسلامي، القاهرة، مصر، 1410هـ، ص468

abwālnyl Muḥammad ibn 'Abdussalām, tafsīr Mujāhid ibn Jabr, dārālfkr al-Sallāmī, al-Qāhirah, Miṣr, 1410h, 468

النساء 82:4<sup>70</sup>

al-nisā' 4:82

البقره 88:2<sup>71</sup>

al-Baqarah 2:88

<sup>72</sup>محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج2، ص329

Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, 2: 329

البقره 169:2<sup>73</sup>

al-Baqarah 2:169

<sup>74</sup>محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج3، ص303

Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j3, 303

البقره 182:2<sup>75</sup>

al-Baqarah 2:182

<sup>76</sup>محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج3، ص406، 407

Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j3, 406, 407

<sup>77</sup>محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج4، ص14، 8

Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j4, 8, 14

احزاب 49:33<sup>78</sup>

al-aḥzāb 33:49

<sup>79</sup>حسين بن مسعود البغوي، تفسير بغوي، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، 1411هـ، ج6، ص361، 362

Ḥusayn ibn Mas'ūd al-Baghawī, tafsīr Baghawī, dārālkṭb al-'Ilmīyah, Bayrūt, Lubnān, 1411h, j6, 361, 362

البقره 185:2<sup>80</sup>

al-Baqarah 2:185

<sup>81</sup>محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج3، ص458

Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j3, 458

البقره 196:2<sup>82</sup>

*Methodologies of the Tābi'īn regarding Derivation of  
the Quranic Exegesis: Research Study*

---

al-Baqarah 2:196

<sup>83</sup>محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج4، ص12

Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j4, 12

<sup>84</sup>النساء:4:19

al-nisā' 4:19

<sup>85</sup>عبد اللہ بن احمد بن محمد ابن قدامہ، المعنى، دار عالم الكتب، رياض، سعودي عرب 1417ھ، جلد 10 ص 272

Allāh ibn Aḥmad ibn Muḥammad Ibn Qudāmah, al-Mughnī, Dār 'Ālam al-Kutub, Riyāḍ, Sa'ūdī 'Arab, 1417h, j10, 272

<sup>86</sup>النور 3:24

al-Nūr 24:3

<sup>87</sup>النور 32:24

al-Nūr 24 :32

<sup>88</sup>البقره 248:2

al-Baqarah 2:248

<sup>89</sup>سيوطي، عبد الرحمن بن الكمال، الدر المنثور، ج1، ص758

Suyūṭī, 'bdālḥmān ibn al-kamāl, al-Durr al-manthūr, 1: 758

<sup>90</sup>عبد الرحمن بن علي ابن جوزي، المنتظم في تاريخ الملوك، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، 1415ھ، ج7، ص6

'bdālḥmān ibn 'Alī Ibn Jawzī, al-muntazim fī Tārīkh al-mulūk, dāralktb al-'Ilmīyah, Bayrūt, Lubnān, 1415h, j7, 6

<sup>91</sup>يوسف 24:12

Yūsuf 12:24

<sup>92</sup>محمد بن جرير طبري، تفسير طبري، ج16، ص43

Muḥammad ibn Jarīr Ṭabarī, tafsīr Ṭabarī, j16, 43